جلد ۶ | مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۸ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۱ صفر المظفر | سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۴۰

مدینۃ المسیح

خدا کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت روز افزوں ہے۔ آجکل جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب ہومیو پیتھک ڈاکٹر حضور کا علاج کر رہے ہیں۔ جن کے علاج سے بفضل خدا بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ ۲۳ تاریخ سے پیدل پھر حضور گاڑی پر چار پانچ میل دور تک سیر کو تشریف لے جاتے ہیں۔

درس قرآن کریم بعد از نماز عصر کی بجائے صبح آٹھ بجے سے ہوتا ہے۔ تاکہ طلباء کو پہلے پہر ورزش کرنے کا موقعہ مل سکے۔

۲۷ تاریخ جو صوبہ پنجاب کے لئے متفقہ طور پر خوشی منانے کیلئے مقرر ہوئی ہے یہاں بھی ایک جلسہ کرنیکی تیاری ہو رہی ہے۔ جسکا پروگرام اسی اخبار میں ۴ ص دوسری جگہ شائع کیا گیا ہے۔

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر دبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہرحالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے

زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ٭

اخبار احمدیہ

اخلاق احمدیہ | ایک بھائی منشی محمد شریف صاحب مدرس مدرسہ کوٹ رحمت خان اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ میں موسمی تعطیلات پر اپنے وطن گیا تو وہاں سا پر جناب مال افسر صاحب ملک صاحب خاں صاحب کا بلے ۱۲ کو مقام تھا مجھے انکے متعلق کچھ کچھ معلوم تھا کہ آپ احمدی ہیں اسلئے ملک صاحب شکار کو گئے تو میں بھی انکے ہمراہ چلا گیا۔ ظہر کا وقت آیا تو جناب ملک صاحب نے نماز ادا کی۔ جس سے میرا خیال انکے احمدی ہونیکے متعلق اور مضبوط ہو گیا۔ پھر شکار کو چلے تو مجھ کو بلایا اور دریافت کیا کہ تم کس سلسلہ میں شامل ہو میں نے بتایا کہ میں احمدی ہوں یہ سنکر آپ بہت خوش ہوئے اور اپنے گھوڑے پر سوار کر دیا کہ بہت تھک گئے ہو بیٹھے ہر چند سوار ہونے سے باادب انکار کیا مگر انہوں نے نہ مانا اور تین چار میل تک آپ پیدل میرے ساتھ ساتھ چلتے رہے لیکن جب گاؤں بالکل قریب آگیا تو میں نے کہا کہ اب آپ سوار ہو جائیں تب آپ سوار ہوئے۔ یہ ہے اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ مساوات اور شان احمدیت

سیالکوٹ میں مباحثہ | مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ جلسہ تبلیغ کیلئے اشتہار طبع کرایا گیا۔ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو بھی مقابلہ کے لئے بلایا گیا۔ اور منادی کرائی گئی کہ "وفات مسیح ناصری" اور "صداقت مسیح موعود" پر دو دن تقریریں ہونگی مولوی ابراہیم ضرور آن کر اپنی تسلی کرالیں۔ الحمد للہ کہ دو دن میری تقریریں بھی ہوئیں۔ اور مباحثہ بھی ہوا جسمیں سامعین کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہی ہوتی تھی۔ یہ مباحثہ بہت کامیاب ہوا اور اللہ تعالےٰ نے اس مباحثہ میں ایسی فتح مبین نصیب فرمائی۔ کہ بڑے بڑے مخالفین بھی آپس میں کہہ رہے تھے۔ کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے کوئی جواب مرزائی مولوی کو نہیں دیا۔

اعلان تعطیل

۲۷ ماہ حال کو قادیان میں فتح کی خوشی منانے کیلئے ایک خاص جلسہ منعقد ہوگا جسکی تیاری اور شمولیت کیوجہ سے ۳۰ نومبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا ٭

درخواست دعا | مکرم جناب سید حافظ عبید صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کمرشل ہوس منصوری کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ٭

نماز جنازہ | منشی کلن خان صاحب احمدی دیوبندی کے صاحبزادے منشی محمد علی خان صاحب احمدی۔ اور بابو عبد الحمید صاحب ریلوے آڈیٹر کی والدہ ماجدہ مولوی عبد الخالق صاحب ساکن موضع سوہادرہ بلانی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

غیر مبایعین کے لئے تحفہ | اخویم مکرم جناب صوبیدار غلام حسین صاحب کے چار صفحہ کا جو مضمون زیر عنوان "آیت ھو الذی الخ کا مصداق کون ہے" شائع ہوا ہے اسکی زائد کاپیاں انہوں نے عمدہ کاغذ پر غیر مبایعین میں تقسیم کرنے کے لئے چھپوائی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ صرف محصولڈاک بھیجکر دفتر ایڈیٹر الفضل سے منگوالیں اور سمجھدار غیر مبایعین میں تقسیم کریں۔ غیر مبائع اصحاب براہ راست محصولڈاک بھیجکر بھی مفت منگوا سکتے ہیں۔

پروگرام جشن فتح گورنمنٹ برطانیہ

زیر اہتمام انجمن احمدیہ برائے اعزاز جنگ قادیان دار الامان

منتظم اعلیٰ جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے

(از بروز چہارشنبہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۸ء)

(۱) صبح ۸ بجے سے ۸-۴۰ بجے تک میچ ہاکی۔
(۲) " ۸-۴۵ سے ۹½ تک میچ فٹ بال۔
(۳) " ۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک میچ ٹینس و بیڈمنٹن و پنگ پانگ۔
(۴) " ۱۰ بجے سے گیارہ بجے تک وقفہ برائے کھانا وغیرہ۔
(۵) گیارہ بجے سے ایک بجے تک کرکٹ میچ۔
(۶) نماز ظہر مسجد نور میں۔
(۷) نماز ظہر سے نماز عصر یعنی ساڑھے تین بجے تک:- ریسز و جمپس و تھروز یعنی دوڑنا پھاندنا اور بال گولہ وغیرہ پھینکنا۔
(۸) نماز عصر مسجد نور میں۔
(۹) عصر کے بعد ۴½ بجے تک گھوڑے کی سواری بندوق کے نشانہ اور
(۱۰) ۴½ بجے رسہ کشی۔
(۱۱) ۵ بجے جلسہ و تقسیم انعامات
(۱۲) بعد نماز مغرب روشنی و چراغاں دار العلوم اندرون قصبہ
(۱۳) بعد نماز مغرب غربا کو کھانا مسجد اقصیٰ میں۔
(۱۴) بعد نماز مغرب تقسیم شیرینی طلبا (بورڈنگ ہائی سکول و بورڈنگ مدرسہ احمدیہ)

وی پی آتے ہیں

جن دوستوں کی قیمت الفضل اکتوبر یا نومبر میں ختم ہو چکی ہے ان کے نام اگلا پرچہ وی پی حاضر ہوگا بصورت انکاری اخبار تا وصول قیمت بند کر دینا پڑیگا۔

مینیجر الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۲۶ - نومبر ۱۹۱۸ء

مسئلہ ولادت مسیح ناصری کے متعلق

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور فیصلہ

حضرت خلیفہ ثانی کی نسبت پیغام کی غلط بیانی

گذشتہ پرچہ میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تقریر سے جو آپنے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ان ایام کے متعلق فرمائی۔ جبکہ وہ ابھی نیچری ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کو - بلا باپ سمجھتے تھے بتا چکے ہیں - کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باباپ ماننا نیچریت کے امور میں سے ایک امر ہے - اور جو اس کا معتقد ہو - اس میں نیچریت پائی جاتی ہے اس سے مولوی محمد علی صاحب کی نسبت آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے - کہ وہ حضرت مسیح کا باپ مان کر کن لوگوں کے زمرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔

اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور تقریر سے بتانا چاہتے - کہ آپنے نہایت صفائی کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے کا فیصلہ کر دیا ہوا ہے - اور اس کے خلاف کہنے والوں کو نیچری قرار دیا ہے - چنانچہ فرماتے ہیں:-

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں - نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں - کہ ان کا باپ تھا - وہ بڑی غلطی پر ہیں - ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے - اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی" الحکم ۲۴ - جون ۱۹۰۱ء

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعودؑ نے جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کے متعلق اپنا ایمان اور اعتقاد بتا دیا ہے - وہاں یہ بھی بتا دیا ہے کہ وہ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں - کہ حضرت مسیحؑ کا باپ تھا - وہ بڑی غلطی پر ہیں - اور ان کا خدا مردہ خدا ہے - اور وہ نیچری ہیں - اب مولوی محمد علی صاحب غور فرمائیں - کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ کی رو سے ان پر کیا فتویٰ عائد ہوتا ہے - اور وہ کہاں تک حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی ذریت کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں - کاش انکے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی کچھ بھی وقعت ہوتی - تا اپنی ہٹ دھرمی سے باز آ کر آپکے صاف اور واضح الفاظ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے - کیا ہم امید رکھیں کہ مولوی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ بالا ان الفاظ پر توجہ فرماوینگے - جنمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا ایمان اور اعتقاد قرار دیا ہے۔

کیسے افسوس کا مقام ہے - کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایسے صاف اور واضح الفاظ کی موجودگی میں پیغام صلح بجائے اسکے کہ اپنے امیر کو اپنی ضد سے باز آنے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ایمان اور اعتقاد کے خلاف کرنے سے روکتا - بے جا حمایت اور تائید پر کمربستہ نظر آتا ہے جسکے متعلق گذشتہ پرچہ میں ہم مفصل لکھ چکے ہیں - اور کسی قدر اب بیان کرنا چاہتے ہیں:-

پیغام صلح نے ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک خط شائع کیا ہے - جو درج ذیل ہے:-

"حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں گو میں کسی نص صریح کے ماتحت یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے صرف استنباط ہے جسکے خلاف اور لوگ بھی دوسرے عقیدہ کا استنباط کرتے ہیں - البتہ تاریخی شہادت کے رو سے احمدی جماعت کا یہی عقیدہ ہے - کہ حضرت مسیحؑ بن باپ پیدا ہوئے تھے"

اس سے پیغام صلح یہ نتیجہ نکالتا ہے - کہ:-

"دیکھئے اب نہ نص صریح رہی نہ استنباط بلکہ مسیح موعودؑ کا فیصلہ بھی قابل حجت نہ رہا - صرف تاریخی شہادت کو ہی عقیدہ کی بنا قرار دیا جانے لگا - میاں صاحب کے اس بیان کے ہوتے ہوئے اس مسئلہ پر اس قدر زور دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے - بھلا جو بات قرآن سے ثابت نہیں - صرف تاریخی شہادت کی بنا پر جو وہ بھی کوئی اتنی پایہ اعتبار کو پہنچی ہوئی نہیں - کیونکر اسکو عقیدہ قرار دیا جا سکتا ہے"

پیغام صلح کے ان الفاظ کو پڑھکر لکھنے والے کی دماغی حالت پر رونا آتا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی تو فرماتے ہیں - کہ "میں کسی نص صریح کے ماتحت یہ عقیدہ نہیں رکھتا - کہ مسیحؑ بن باپ پیدا ہوئے صرف استنباط ہے" جس کا صاف مطلب یہ ہے - کہ قرآن شریف میں نص صریح کے طور پر نہیں آیا - ہاں استنباط کیا جاتا ہے - لیکن پیغام صلح کہتا ہے - "دیکھئے اب نہ نص صریح رہی نہ استنباط" اس سے بڑھکر حماقت کا اظہار یا دھوکہ دہی کا ڈھنگ اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس بات کا صاف اقرار موجود ہے - اسی کا انکار ذمہ لگایا جاتا ہے - پیغام صلح کو یاد رکھنا چاہیئے - کہ اس خط سے جو نتیجہ وہ نکالنا چاہتا ہے - وہ کسی صورت میں بھی نہیں نکل سکتا - اس میں تو اس بات سے انکار کیا گیا ہے - کہ قرآن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کی "نص صریح" نہیں ہے - جس کا مطلب یہ ہے - کہ کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کا یہ ترجمہ ہو - کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوا - نہ اس بات سے انکار کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے کا ذکر ہی قرآن کریم میں نہیں ہے چنانچہ ساتھ ہی کہا گیا ہے - کہ "صرف استنباط ہے"

یعنی ایسی آیات ہیں جن سے مسیحؑ کے بن باپ پیدا ہونیکا ثبوت ملتا ہے۔ اور استنباط کوئی ایسی معمولی چیز نہیں ہے۔ کہ اس کے ذریعہ جس امر کا ثبوت ملے اسکا ماننا ضروری نہیں ہوتا۔ بلکہ جو بات قرآن کریم سے استنباط کے ذریعہ ثابت ہو۔ اس کا ماننا بھی لازمی ہے۔ چنانچہ کئی امور ایسے ہیں۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں نص صریح کے طور پر نہیں۔ محض استنباط ہی استنباط ہے۔ تاہم ان پر ایمانیات کی بنا ہے مثلاً مسئلہ تقدیر پر ایمان لانا ایک ایسا امر ہے۔ کہ جس کا ماننا ہر ایک مومن کے لئے فرض ہے لیکن اسکے متعلق قرآن کریم میں کوئی نص صریح نہیں ہے۔ کہ تقدیر پر ایمان لاؤ اب اگر پیام صلح حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا خط کے اس فقرہ سے کہ "میں کسی نص صریح کے ماتحت یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ کہ مسیحؑ بن باپ پیدا ہوئے۔ صرف استنباط ہے" یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ "میاں صاحب کے اس بیان کے ہوتے ہوئے اس مسئلہ پر اسقدر زور دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے" تو اسے چاہیئے۔ کہ تقدیر پر ایمان لانا جو قرآن کریم میں کسی جگہ نص صریح کے طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے متعلق بھی اعلان کر دے کہ اگر کوئی اس کا انکار کر دے۔ تو اس کے منوانے کے لئے اس پر زور دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ تو پھر مسئلہ ولادت مسیحؑ کے متعلق محض اس بنا پر کہ یہ قرآن کریم میں نص صریح کے طور پر نہیں بیان ہوا۔ یہ کہنے کا اسے کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اسپر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اس کا انکار کرنا معمولی بات ہے ؛

اس جگہ ہم باوجود یہ بیان کر دینے کے کہ ایسی بات کا ماننا فرض نہیں ہے۔ جو قرآن کریم میں نص صریح کے طور پر آئی ہو۔ بلکہ جو استنباط کے ذریعہ ثابت ہو۔ اس کا ماننا بھی ضروری ہے۔ پیام صلح سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ لوگ جب حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ تسلیم کرنے کے مدعی ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی "روحانی فرزندیت" کے واحد دعویدار ہیں۔ تو کیا آپ کا یہ عین فرض نہیں ہے۔ کہ جو بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور تقریروں سے "نص صریح" کے طور پر ثابت ہو۔ اسے بلا چون و چرا تسلیم کریں۔ اگر نہیں تو آپ لوگوں کی حقیقت معلوم۔ لیکن اگر فرض ہے۔ تو پھر جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں اور تقریروں میں نص صریح کے طور پر حضرت مسیحؑ کے بے باپ پیدا ہونے کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ ہم ثابت کر آئے ہیں۔ تو اسے کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ اور کیوں خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ آپ لوگ اپنی کم بختی سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے بالمقابل کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی شان کو گھٹاتے گھٹاتے اس حد کو پہنچ گئے ہیں کہ اپنے ذاتی اور نفسانی خیالات کو خدا کے برگزیدہ کے ارشادات کے خلاف پیش کرنے سے ذرا انہیں شرماتے۔ اور وہ جسے خدا نے حکم اور عدل بنا کے دینی امور کے فیصلہ کے لئے بھیجا۔ اسکے فیصلوں کو مسترد کر کے اپنے پُر از جہالت خیالات کو صحیح اور درست قرار دے رہے ہیں۔ کیا یہ حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی فرزندیت کا ثبوت ہے۔ یا آپ کے بالکل عاق اور روگردان ہونے کا نتیجہ سمجھدار اصحاب بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں ؛

موجودہ صدی کے مجدد کا مطالبہ

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی کی طرف سے "ایک چیلنج" کے نام سے جو رسالہ شائع ہوا ہے۔ اور جس میں موجودہ صدی کے مجدد کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام رکھا گیا ہے۔ اس نے مخالفین کے حلقہ میں کھلبلی سی ڈالدی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق تو پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ وہ کس طرح اصل مطالبہ کے پورا کرنے سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ اور اسکے پورا کرنے کی طرف آنے کی بجائے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اب اخبار "مشرق" گورکھپور کو پیش کیا جاتا ہے جس میں اس رسالہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ "وہ ان شہادتوں کو جو اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں۔ جو صاحب غلط ثابت کر دینگے۔ انکو دس ہزار کا انعام دیا جائیگا"

اور اسپر تحریک کی گئی ہے۔ کہ:-

"کسی سنی شیعہ مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ اس رسالہ کو منگوا کر پڑھیں۔ اور اسکو بدلائل باطل فرماویں"

ان الفاظ کو پڑھکر ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے تھے۔ کہ ایڈیٹر صاحب "مشرق" نے چیلنج کے اصل مطالبہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی یا جان بوجھکر نظر انداز کر دیا ہے کیونکہ اس رسالہ میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ "ان شہادتوں کو جو اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں۔ جو صاحب غلط ثابت کر دینگے۔ ان کو دس ہزار کا انعام دیا جائیگا" کیونکہ اس بات کا فیصلہ ہونا قریباً ناممکن ہے۔ بلکہ انعام اس مطالبہ کے پورا کرنیوالے کے لئے رکھا گیا ہے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب اس صدی کے مجدد نہیں ہیں۔ تو کوئی شخص یہ بتلائے کہ اس زمانہ کا مجدد فلاں ہے جسے خدا نے اس صدی میں اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے مامور کیا ہے۔ اور اس نے مجدد ہونیکا دعویٰ کیا اور لاکھوں انسانوں نے اسے قبول کر لیا ہے۔ یہ ہے اصل مطالبہ۔ ایڈیٹر صاحب "مشرق" کو چاہیئے۔ کہ اس کے پورا کرنے کی طرف شیعہ سنی علماء کو توجہ دلائیں۔ اور خود بھی کوشش کریں۔ لیکن اگر انہوں نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اور نہ ہی انکے ان شیعہ و سنی علماء میں سے کسی نے اس کے پورا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ جن کو انہوں نے مخاطب کیا ہے۔ تو پھر غیر احمدی اصحاب کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے علماء اس مطالبہ کو ہرگز ہرگز پورا نہیں کر سکتے۔ اور کریں کیونکر جب کہ حضرت مرزا صاحب کے سوا اس صدی کا کوئی مجدد ہی نہیں ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

دنیا حاصل کرو مگر دین کیلئے

(از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب)

۱۵ر نومبر ۱۹۱۶ء

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ٭ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ٭ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ٭ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ٭ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ٭ صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی ٭ (۸۷ - ۱۴ تا ۱۹)

یہ جو اس جہان میں جس کو ہم دنیا کہتے ہیں واقعات پیش آتے ہیں غور کرکے دیکھا جائے تو کتاب کی طرح ہیں کتاب میں نقش ہوتے ہیں جو الفاظ بن جاتے ہیں اور پھر ان الفاظ سے ذہن میں ایک مطلب پیدا ہو جاتا ہے اور ایک ذہنی نقشہ بن جاتا ہے اس کے مطابق جو کام ہوتا ہے وہ ذہنی نقشہ کی ظاہری صورت ہو جاتی ہے پھر یہی دنیا کے کام انسان کے ہیں جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے سبق کا کام دیتے

انسانی عمر کے درجے

واقعہ میں اگر ہم اگلے جہان کی نسبت غور کریں تو اسکی یہی مثال معلوم ہوتی ہے کہ جیسے ہر ایک شخص پر پہلے بچپن کا زمانہ گزرتا ہے اور پھر بچپن سے گزر کر عاقل بالغ ہوتا کاروبار دنیا میں قدم رکھتا ہے جب ہم ان دونو زمانوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔ پہلے جب بچپن کے زمانہ کو دیکھتے ہیں تو اس وقت انسان پر نا سمجھی غالب ہوتی ہے لیکن سمجھانے سے بہتری کی طرف قدم اٹھا سکتا ہے اگر سمجھانیوالے اچھے مل جائیں اور بچہ سعید ہو۔ اور سمجھانیوالوں کا کہا مانے تو وہ آئندہ زندگی میں ایک کارآمد آدمی ثابت ہوتا ہے۔ اس کے اخلاق عمدہ عادات اچھے ہوتے۔ وہ اپنے کاروبار میں کامیابی حاصل کرلیتا اور سکھ کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ایسے آدمی کو اس کے علم کے باعث دوسرے لوگ عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کی عقل کیوجہ سے اہل محلہ اس کے مشوروں کے محتاج ہوتے ہیں پھر اگر وہ پیشہ ور ہوتا ہے تو وہ اپنے لئے بھی آرام مہیا کرتا ہے اپنے رشتہ داروں کیلئے بھی برخلاف اس کے ایک دوسرا بچہ ہوتا ہے جسے اچھی صحبتوں کی بجائے برے لوگوں کی صحبت ملتی ہے پڑھنے لکھنے کی طرف اس کی طبیعت رغبت نہیں کرتی بداخلاقیاں اور بدزبانیاں سیکھ لیتا ہے نہ اس کو علم ہوتا ہے۔ نہ عقل۔ پس جب ایسا بچہ بالغ ہوگا تو اس کی زندگی نہایت خراب اور ذلیل زندگی ہوگی اگر وہ کبھی کسی فرصت کے وقت اپنی حالت پر غور کریگا تو اسے اپنی موجودہ حالت ذلیل نظر آئیگی یہی حالت اس دنیا اور اگلے جہان کی ہے۔

دنیا اور عقبیٰ کی مثال انسان کی حالت طفولیت اور بلوغت ہے

جس طرح بچہ نادان تھا اور نہیں جانتا تھا کہ مجھے آئندہ کیا پیش آنیوالا ہے اور کونسی باتیں میرے لئے مفید ہونگی اور کونسی مضر۔ اسی طرح اگلے جہان میں پیش آنے والے حالات سے انسان محض ناواقف ہوتے ہیں اور ان ضروریات کی ان کو ذرا واقفیت نہیں ہوتی جو اگلے جہان میں ان کے سامنے ہونگی۔ لیکن جس طرح بچے کو ناصح مشفق بری صحبتوں سے بچاتے ہیں اور جوانی میں پیش آنے والے حالات کیلئے تیار کرتے ہیں اسی طرح انبیاء کرام اور ان کے متبعین لوگوں کو اس اگلے جہان کے متعلق تیار کرتے ہیں۔ اگر بچے ابتدا میں سکھانیوالے اور اچھی باتیں بتانیوالے کی باتیں نہ مانیں تو ان کی آئندہ زندگی تباہ ہو جاتی ہے بعینہ ایسے ہی جو انسان انبیاء کی بات نہیں مانتے اور اپنے آپکی اصلاح نہیں کرتے وہ اپنی آئندہ زندگی کو تباہ و برباد کر لیتے ہیں۔

انسانی خواہشات تقاضائے سن و سال

انسان کی اپنی عمر کے مختلف حصوں میں مختلف تقاضے ہوا کرتے ہیں بچہ خواہ سعید ہی ہو بچہ ہی ہوتا ہے اس کی طبیعت بالطبع کھیلنے کی طرف زیادہ مائل ہوا کرتی ہے کھیلنا بری چیز نہیں بلکہ ایک حد تک کھیلنا صحت کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔ لیکن اگر ہر وقت اسے کھیلنے میں ہی مشغول رہنے دیا جائے تو اس کی زندگی برباد ہو جائیگی۔ اسی طرح اگر انسان کی نگرانی نہ کی جائے تو وہ بھی عقبیٰ کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے اس لئے حدیث شریف میں آتا ہے۔

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔

کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے اہل وعیال کے لئے نگران ہے اور عیال کے بارے میں اس سے سوال کیا جائیگا۔ چنانچہ عیال کے بارہ میں حکم ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ کہ اپنے آپ کو اور اپنے عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

خدا نے انسان کو پہلے عقل دی اور پھر انبیاء کے ذریعہ تعلیم دی کہ اپنی اور اپنے اہل عیال کی نگرانی کرے۔ انسان کی طبیعت میں ہمدردی کا مادہ ہے اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اس کی طبیعت بھلائی سے ہٹکر برائی کیطرف قدم اٹھائیگی جیسا کہ بچوں کی حالت ہوتی ہے کہ سعادتمند ہونے کے باوجود وہ اگر برے دوستوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

انسان پر گردوپیش کے اثرات

اسی طرح انسان ہے۔ کہ گردوپیش کے حالات کا اس کی طبیعت پر بہت اثر ہوتا ہے۔ اور تو اور نبیوں کے سردار سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں وانہ لیغان علی قلبی تو اس مجلس میں بیٹھنے کے باعث میرے دل پر ایک میل آجاتا ہے چونکہ نبیوں کی فطرت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ اور ان کا دل آئینہ کی طرح ہوتا ہے اس لئے دوسروں کے میل کا اثر ان کی طبیعت پر پڑتا ہے اسی لئے آپ استغفار پڑھتے تھے لیکن جو لوگ سراسر برے

بھی لوگوں کی مجلس کو اختیار کرلیں اور اپنی حالت کی اصلاح کے خیال کو چھوڑ دیں وہ کیسے سدھر سکتے ہیں یہ قاعدہ ہے کہ انسان جس قسم کے لوگوں میں رہتا ہے ان کا ضرور اس پر کچھ نہ کچھ اثر پڑتا ہے۔ ہمارے قادیان میں اس کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں چونکہ یہاں پر ہر جگہ کے لوگ آتے ہیں جن میں ہر درجہ اور طبقہ کے لوگ شامل ہوتے ہیں بعض مسافر غرباء اور مسکین اور یتیم لڑکے بھی ہوتے ہیں۔ جب وہ آتے ہیں تو ان کے لباس وغیرہ کی حالت نہایت خراب ہوتی ہے لیکن جب وہ چند روز یہاں ٹھہرتے ہیں۔ تو ان کی ظاہری حالت میں ایک تغیر پیدا ہوتا ہے۔ پہلے اگر گھر سے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوتے ہیں۔ تو ان کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ اگر اور نہیں تو کورا لٹھا ہی ہو اور پھر اس سے بڑھکر سفید لٹھا اور پھر اسی طرح بتدریج خواہش بڑھتی چلی جاتی ہے۔

شریعت دنیا کے کاموں سے منع نہیں کرتی

شریعت اسلام نے دنیا کے کاروبار سے منع نہیں

کیا جس طرح کھیل سے منع نہیں کیا۔ بلکہ ایک حد تو کھیلنا فرض ہے لیکن حد سے بڑھنا گناہ ہے۔ اسی طرح دنیا کے کاموں میں پڑنا منع نہیں ایک حد تک تو فرض ہے۔ دیکھو آنحضرت صلعم کے تیسرے خلیفہ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس قدر مالدار تھے کہ آپ کا نام ہی غنی مشہور تھا۔ آنحضرت صلعم کے وقت کی بعض جنگوں میں آپ نے کئی سو اونٹ معہ ساز و سامان کے دیئے اور بہت سے غلام آزاد کئے۔ آخر وہ کماتے تھے تو ان کے پاس مال آتا تھا۔ باوجود اس قدر متمول ہونے کے آنحضرت صلعم کی دو لڑکیاں آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئیں۔ اور دونو کے گذر جانے کے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میری اگر اور لڑکی ہوتی تو میں وہ بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت ہماری طرح نہ تھی جن چیزوں کے متعلق شریعت نے حکم دیا کہ وہ ناجائز ہیں وہ بلا توقف اس سے دست بردار ہو گئے۔ شراب کی حرمت کا جس وقت حکم نازل ہوا تو وہ لوگ چونکہ شراب کا بہت استعمال کرنیوالے تھے اور انکے ہاں شراب کے کشید کرنیکے بڑے بڑے سامان تھے کیونکہ اس وقت کوئی قانون نہیں تھا کہ گھر دمیں شراب کشید نہ کیجائے پس شراب کے حرام ہونیکا حکم نازل ہوتے ہی انہوں نے شراب کے تمام برتن توڑ پھوڑ ڈالے اور شراب پانی کیطرح گلیوں میں بہا دی ایسے لوگوں کو اگر دنیا کمانے سے شریعت نے منع کیا ہوتا تو وہ کبھی دنیا کے کاروبار کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔

انسان شریعت پر چلے تو اس کی دنیا بھی دین ہے

مگر شریعت نے ایسے طریق بتائے ہیں

کہ انسان اگر دنیا کے کاموں میں مصروف ہو تو بھی وہ اسکے دین کے کاموں میں ہی شمار ہونگے دیکھو ایک شخص تجارت کرتا ہے اور اسکی نیت یہ ہو کہ میں زکوٰۃ دونگا کیونکہ یہ شریعت کا حکم ہے اب وہ بظاہر دکان پر بیٹھا نظر آئیگا۔ لیکن درحقیقت وہ عبادت میں مصروف ہوگا کیونکہ اسکی نیت یہ ہے کہ تجارت سے مال حاصل کرکے زکوٰۃ دونگا اور خدا کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرونگا حدیث میں ایک فقرہ ہے جسے آنحضرت صلعم اکثر خطبوں میں استعمال فرمایا کرتے تھے اور وہ یہ ہے اجملوا فی الطلب وتوکلوا علیہ دنیا کے کام اسطرح کرو کہ وہ درحقیقت دین کے ہی کام ہوں اسکی مثال یہ ہے کہ ہمارے حضرت مولٰنا مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول کی حالت یہ تھی آپ جس قدر لوگ قادیان میں رہتے ہیں ان سب سے زیادہ چندہ دیتے تھے۔ اور سب لوگوں سے زیادہ مکانات بھی انہیں کے تھے۔ جس سے انکی دنیوی حالت معلوم ہو سکتی تھی دیکھنے میں وہ طبابت کرتے تھے اور اگر مثلاً آدمی کو دعت نوا دینی پڑتی تھی تو دیتے تھے لیکن ہزار کے بعد ایک کو بھی کچھ دیا جاتا تھا اور وہ ہم سب سے بڑھکر امیر بھی تھے۔ لیکن یہ سب ان کا دین تھا۔

مثلاً اور جو لوگ یہاں ملازم ہیں وہ اپنے دفاتر یا مدارس میں چند گھنٹے کے نوکر ہیں باقی وقت میں وہ دین کے کام بغیر کسی تنخواہ کے کرتے ہیں یا باہر تبلیغ کیلئے جاتے ہیں پس یہ دنیا بھی ان کی دین میں داخل ہے۔

پس اگر اس دنیا میں انسان ہوشیار ہوکر نہ رہے تو اگلے جہان میں ہاتھ ملنا پڑیگا اسکی طرف ان آیات میں جو میں نے پڑھی ہیں اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ قد افلح من تزکّٰی یقیناً یقیناً وہ شخص سب نقصانات سے بچ گیا جس نے اپنے آپ کو گندوں سے بچا لیا اور جس نے اپنے آپکو گندوں سے نہ بچایا بعض شریعت کے جو احکام ہیں انکی پیروی نہ کی بلکہ انکے خلاف قدم مارا وہ ہلاک ہوگیا وذکر اسم ربہٖ فصلّٰی۔ وہ غافلوں کیطرح خدا کو بھولا نہیں بلکہ اسکو نماز کی حالت میں اپنے مولٰی کا نام یاد آتا ہے اس کے آگے دعا کرتا ہے اسکے حضور نمازیں پڑھتا ہے۔ وہ کاموں میں مصروف ہے کہ اسمیں اپنے مولٰی کی محبت کا جوش پیدا ہوتا ہے اور خدا کا نام اسکی زبان پر جاری ہو جاتا ہے بل تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا۔ بلکہ تم نزدیک کی زندگی کو پسند کر لیتے ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ آخرۃ دنیا سے بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

وہ لوگ سعید ہیں جو ابتلاء میں پڑکر سمجھ جاتے ہیں اور اپنی حالت کو درست کر لیتے ہیں اور وہ منحوس ہیں جو باوجود ابتلاؤں کے پھر بھی اصلاح کیطرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دنیا کو اس حد تک اور اس طرح حاصل کریں جس حد تک اور جس طرح شریعت نے ہمیں اجازت دی ہے ہم ایسے نہوں جیسا کہ عام طور پر دنیا کے کیڑے ہوتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ ہماری دنیا بھی دین کے لئے ہی ہو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج کل سب سے بڑا بت دنیا کی محبت ہے اسلئے ہمارا فرض ہے ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اس بت کو توڑ ڈالیں لیکن اس بت کے توڑنے کے لئے بڑے ارادہ اور خلوص نیت کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنادے کہ ہم ہر بات اور ہر معاملہ میں دین کو مقدم کریں اور ہماری دنیا دنیا کے لئے نہو بلکہ دین کیلئے ہو۔

آمین

آیت ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ کا مصداق کون ہے؟

مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ احمد مجتبےٰ پر نظر

از قلم جناب غلام حسین صاحب صوبیدار پلٹن ۲۲/۲ پنجابیز

ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا (سپارہ ۲۶ سورہ فتح) یہ آیت بڑی معرکۃ الآرا آیت ہے اور اس کی بہت ہی عجیب وغریب تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں موجود ہے۔ خصوصاً تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۲ سے ۱۶۵ تک۔ اور چشمہ معرفت صفحہ ۸۳ سے صفحہ ۸۶ تک اخبار بدر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸۔ جن سے روشن ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اس آیت شریفہ کا مصداق حضرت مسیح موعود کو قرار نہیں دیتے۔ اور حکم کے فیصلہ کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ حکم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۵ پر ارشاد فرمایا ہے کہ "حکم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے۔ جسکے بعد کوئی اپیل نہیں"۔ میں چاہتا ہوں کہ آیت متنازعہ فیہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور سید محمد احسن صاحب کا مذہب اور حضرت اقدس مسیح موعود کا فیصلہ بحوالہ کتب مع صفحات پیش کر کے مولوی صاحب پر اتمام حجت کروں۔

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب	سید محمد احسن صاحب کا مذہب	حضرت مسیح موعود کا فیصلہ
یہ کہنا کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔ اسکے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ جس رسول کا ہدیٰ اور الحق دے کر بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ وہ محمد رسول اللہ نہیں۔ بلکہ مسیح موعود ہے اگر ایک قول بھی کسی مفسر کا نہ دکھا سکیں۔ تو شرم کا مقام ہے۔ رسالہ احمد مجتبےٰ صفحہ ۳۲	تمام مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس آیت کا مصداق مسیح موعود کو لکھا ہے۔ آیات الرحمٰن صـ۱۷	تمام مفسر اسبات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔ تحفہ گولڑویہ صـ۱۲۳ حاشیہ تریاق القلوب صـ۴۷ اعجاز احمدی صـ۷ چشمہ معرفت صـ۸۳ اخبار بدر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹ و ۴۹۸ خطبہ الہامیہ صـ۱۷۸

مولوی محمد علی مولوی محمد احسن سے فیصلہ کریں

مولوی صاحب اول آپ اپنے گھر میں فیصلہ کریں کہ سید صاحب اپنی تحریر میں راستی پر ہیں یا آپ بعد تصفیہ امر متنازعہ فیہ فیصلہ کو اپنے اخبار پیغام صلح میں شائع فرما دیں۔ کہ کس کی بات کو صحیح سمجھا جاوے۔ اور کس کی بات کو غلط

آیت زیر بحث کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فیصلہ

میں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا ناطق فیصلہ آیت متنازعہ فیہ کے متعلق مفصل بحوالہ کتب مع صفحات بالتفصیل آپکے پیش کروں۔

سنئے۔ حضرت مسیح موعود نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۷ پر تحریر فرمایا ہے۔ "مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" آپ مندرجہ بالا حوالہ کے الفاظ "مجھے بتایا گیا ہے" پر غور فرما دیں کہ بتانیوالا کون ہے؟ اور کیا اس کا علم خالی عن الخطا ہے یا نہیں؟ بتانے والا خدا تعالیٰ ہے اور یقیناً اس کی بتائی ہوئی کوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

اور سنئے۔ حضرت اقدس تریاق القلوب کے صفحہ ۴۷ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں

"تخمیناً عرصہ بیس برس کا گذرا کہ مجھ کو اس آیت قرآنی کا الہام ہوا تھا۔ ..... اور مجھکو اس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلئے بھیجا گیا ہوں تا کہ میرے ہاتھوں سے خدا تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ یہ الہام ہوا۔ اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے۔ اور تیرے ہاتھ سے تیرے زمانہ میں دین اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہوگی"

اور دیکھیں براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹ - ۴۹۸ - اخبار بدر ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸۔

اب رہا قول مفسرین کا مطالبہ۔ اسکے متعلق عرض ہے کہ اول تم آپ اپنا مذہب بیان فرما دیں۔ کہ کیا آپ حضرت مسیح موعود۔ جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم

قرار دیا ہے۔ ان کے الہامات۔ ارشادات اور جملہ تحریرات مندرجہ کتب کو آپ مفسروں کے اقوال اور تشریحات کے تابع کرتے ہیں۔ اگر تابع کرتے ہیں تو آپ کے لئے حضرت اقدس کا آنا یا نہ آنا مساوی ہوا۔ کیونکہ اس طرح حضرت مسیح موعود حکم نہیں رہ سکتے اور بصورت ثانی آپ کا مطالبہ لغو اور عبث ہے۔ اگر اس امر کو بالتفصیل اور بالتشریح دیکھنا منظور ہو۔ تو ملاحظہ فرمائیے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۶

لیکن اگر آپ کو قول مفسرین کا ہی شوق ہے۔ اور پیش کرنے والے کے واسطے شرم ہے۔ تو اسکے متعلق اول تو آپ کو یہ خیال رہے کہ اسکی زد حضرت مسیح موعود پر پڑتی ہے۔ کیونکہ آپنے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۳ بالکل یہ صاف اور صریح پر الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ تمام مفسر اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے

پھر سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی زندہ موجود اور آپ کے فریق میں شامل ہیں آپ ان سے کیوں مفسرین کے قول کا مطالبہ نہیں کرتے۔ کیونکہ انہوں نے آیات الرحمٰن کے صفحہ ۱۷ میں خود لکھا ہے کہ "تمام مفسرین نے اس آیت کا مصداق حضرت مسیح موعود کو لکھا ہے۔" آپ ان سے مطالبہ فرما کر فیصلہ کر لیں۔ اور اس فیصلہ کو شائع کر دیں۔

باوجود اس کے اگر آپ کسی مفسر کا ہی قول دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو تفسیر حسینی کے مندرجہ ذیل مقامات ملاحظہ کیجئے:۔

صلا۲۶ پر لکھا ہے :۔ "ہو الذی اوست آں خداوندے کہ بفضل شامل خود ارسل رسوله فرستاد۔ فرستادہ خود را ...... علی الدین کلہ بر ہمہ دینہا۔ و منسوخ سازد احکام آں را و آں بعد از نزول عیسیٰ خواہد بود"

پھر صفحہ ۴۰۰ پر لکھا ہے:۔

ھو الذی ارسل اوست آں خداوندے کہ فرستاد رسوله پیغمبر خود را بالھدیٰ۔ بچیزے کہ سبب ہدایت است یعنی قرآن و دین الحق و بکیش راست کہ ملت حنفیہ است۔ لیظھرہ تا غالب گرداند ایں دین را علی الدین کلہ بر ہمہ کیش و ملت بوقت نزول عیسیٰ علیہ السلام۔

مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ احمدؐ پر نظر

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ احمدؐ مجتبےٰ کے صفحہ ۳۴ و ۳۵ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ جس پر آسانی کے لئے نمبر لگا دئے گئے ہیں:۔

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الھدیٰ و دین الحق لیکر آئے اسواسطے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آیت ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ۔ سے کوئی رسول اور مراد ہے۔

(۲) شاید میاں صاحب حقیقی طور پر مانتے ہوں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب الھدیٰ اور دین الحق لیکر آئے۔

(۳) گویا تکمیل ہدایت نہیں ہوئی۔ اگر کہو کہ اشاعت کی تکمیل نہیں ہوئی

تو یہ ضرورت تا قیامت رہیگی۔ بیشک اس میں مسیح موعود کا خاص حصہ ہے۔ اور یہ وہ بات ہے۔ جسکو اکثر مفسرین نے لکھا ہے۔ اور مسیح موعود کے زمانہ کا بالخصوص اسلئے یہی ذکر ہے کہ درمیان میں بعض رکاوٹیں پیش آگئیں۔ اور لوگ اس طرف سے غافل ہو گئے۔ دوسرا اس زمانہ میں ہر قسم کی سہولتیں اشاعت کے لئے میسر آگئیں۔

(۴) اظہار علے الدین کرنیوالا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے ایسا محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اظہار ملک عرب میں کرایا کہ سارے عرب کو مسلمان کر دیا۔ اس کے بعد آپ کے خلفاء اور جانشین اس کام کو تا قیامت کرتے رہینگے

نمبر اول کا پہلا جواب

(ا) حسب منطوق آیت الیوم اکملت لکم دینکم سے دو قسم کی تکمیل مراد ہے۔ ایک تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہو چکی۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت کا یہ وقت آیا ہے۔ یعنے یہ مسیح موعود کے وقت مقدر تھی۔ ملاحظہ فرماویں۔ ترجمۃ القرآن صد ۸۵

(ب) تکمیل ہدایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک عہد میں ہو چکی۔ ملاحظہ فرماویں۔ تحفہ گولڑویہ صد ۱۲۳ ۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا ...... سو اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد حیات میں تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں۔ لیکن مضمون آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا"

(ج) صفحہ ۱۶۳ تحفہ گولڑویہ۔ ایک تکمیل ہدایت کا زمانہ جس کی طرف یہ آیت اشارہ فرماتی ہے کہ یتلوا صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ (۲) تکمیل اشاعت کا زمانہ جس کی طرف آیت لیظھرہ علی الدین کلہ اشارہ فرما رہی ہے۔

(د) آیت ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ اور پھر بھی آیت مسیح موعود کے حق میں بھی ہے۔ جیسا کہ تمام مفسر اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ بات کوئی غیر معمولی امر نہیں کہ ایک آیت کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور پھر مسیح موعود بھی اسی آیت کا مصداق ہو ۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۳۔

(ھ) جیسا کہ جمعہ کا دوسرا حصہ تمام مسلمانوں کو ایک مسجد میں جمع کرتا ہے اور متفرق ائمہ کو معطل کر کے ایک ہی امام کا تابع کر دیتا ہے۔ اور تفرقہ کو درمیان سے اٹھا کر اجتماعی صورت مسلمانوں میں پیدا کر دیتا ہے۔ یہی خاصیت الف ششم کے آخری حصہ میں ہے۔ یعنی وہ بھی اجتماع کو چاہتا ہے۔ اس لئے لکھا ہے کہ اسم ہادی کا پرتوا ایسے زور میں ہو گا۔

کہ بہت دور افتادہ دلوں کو بھی خدا کی طرف کھینچ لا دے گا۔ اور اُسی کا اشارہ اس آیت میں ہے۔ ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعًا۔ پس یہ جمع کا لفظ اسی روحانی جمع کی طرف اشارہ ہے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۲

(۹) اور سنئے "چونکہ خدا تعالےٰ کو یہ پسند آیا ہے کہ روحانی قانون قدرت کو ظاہری قانون قدرت سے مطابق کر کے دکھلائے۔ اس لئے اس نے مجھے چودہویں صدی کے سر پر پیدا کیا۔ کیونکہ سلسلہ خلافت سے اصل یہ مقصود تھا۔ کہ یہ سلسلہ ترقی کرتا کرتا کمال تام کے نقطہ پر ختم ہو۔ یعنی اسی نقطہ پر جہاں اسلامی معارف اور اسلامی انوار اور اسلامی دلائل اور حجج پوری طور پر جلوہ گر ہوں۔ اور چونکہ چودھویں رات میں چاند اپنے نور میں کمال تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ سو مسیح موعود کو چودھویں صدی کے سر پر پیدا کرنا اس طرف اشارہ تھا۔ کہ اس کے وقت اسلامی معارف اور برکات کمال تک پہنچ جائیں گی۔ جیسا کہ آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں اسی کمال تام کی طرف اشارہ ہے۔" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۵-۱۱۶ (طبع ثانی)

دوسرا جواب حضرت اقدس مسیح موعود نے تو مُرسل کو ضروری قرار دیا ہے، ونفخ فی الصور فجمعناھم جمیعًا۔ یعنی یاجوج ماجوج کے زمانہ میں بڑا تفرقہ اور پھوٹ لوگوں میں پڑ جاوے گی۔ اور ایک مذہب دوسرے مذہب پر اور ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے گی۔ تب ان دنوں میں خدا تعالیٰ اس پھوٹ کے دور کرنے کے لئے آسمان سے بغیر انسانی ہاتھوں کے اور محض آسمانی نشانوں سے اپنے کسی **مُرسل** کے ذریعہ جو صور یعنی کرنا کا حکم رکھتا ہو گا۔ اپنی پُر ہیبت آواز لوگوں تک پہنچائے گا۔ چشمہ معرفت صفحہ ۸۰۔

نمبر دوم کا جواب (الف) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو کچھ مانا اور ظاہر فرمایا ہے، بعینہٖ حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیم اور منشاء کے ماتحت ہے کما مر سابقًا

(ب) الہدیٰ اور دین الحق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لائے مگر اس کی علت غائی کیا تھی حسب آیت شریفہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ تمام جہان میں اسکو پہنچانا۔ لیکن اسقدر جلد آپ کے لئے ناممکن اور شرک کے پھیلنے کا اندیشہ تھا اسواسطے خداوند کریم نے اس علت غائی یعنی تکمیل اشاعت کو مسیح موعود کے ہاتھ سے پورا کیا۔

(ج) الہدیٰ و دین الحق کی حالت کا نقشہ آخری زمانہ میں احادیث صحیحہ سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ اس بات کا مقتضی اور شاہد ہے کہ قریبًا الہدیٰ اور دین الحق اسوقت مٹ جاوینگے۔ اور اس کو مسیح موعود واپس دُنیا میں لاویگا۔ تاکہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مضمون صادق آوے۔

(د) آیت کا ایک ٹکڑا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پُورا ہو چکا ہے۔ اور دوسرا ٹکڑا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے وابستہ ہے تاکہ مطابق لیظہرہ علی الدین کلہ کے اتمام حجت دنیا پر پُورا ہووے جیکی

تصدیق واقعات صحیحہ نے کی ؛

نمبر سوم کا جواب تکمیل ہدایت ہو چکی۔ جیسا کہ قبل ازیں مفصل عرض کر چکا ہوں۔ لیکن تکمیل اشاعت ہدایت زمانہ مسیح موعود سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ جواب اول میں عرض کیا گیا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے جس کی صداقت قرآن کریم۔ تجربہ صحیحہ اور اقوال مفسرین سے ظاہر ہوتی ہے کہ تکمیل اشاعت ہدایت مسیح موعود کے وقت میں ہوگی۔ مسیح موعود کے زمانہ سے ماقبل اور مابعد اشاعت ہدایت کے ہم لوگ قائل تا یہ قیامت ہیں۔ ہاں اس کی تکمیل کو زمانہ مسیح موعود سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔ جس پر شواہد و نظائر قرآن کریم سے مسیح موعود نے استدلال پیش کر کے ثابت فرمایا ہے اور تجارب صحیحہ و سائل اشاعت نے گواہی دی ہے۔ افسوس کہ آپ اصلی موضوع سے پہلو تہی کر کے کلام فرماتے ہیں جو خارج از بحث و محل کلام ہے۔ یعنی آپ صرف اشاعت ہدایت کو لیتے ہیں۔ اور آیت متنازعہ فیہ سے تکمیل اشاعت ہدایت ثابت ہوتی ہے۔ ہاں بعد از خاتم الاولیاء حسب مضمون آیت وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اشاعت کی حجت قائم کرنیوالے متبعین مسیح موعود بھی ہیں۔ کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کرنیوالے مامور من اللہ نے جو دلائل و حجج نیرہ سے پُر کتابیں تحریر فرما کر حجت ملزمہ ہر پہلو سے جملہ ادیان باطلہ پر کی ہے۔ اسکی اشاعت کرنیوالا گروہ متبعین مسیح موعود ہی ہے۔

نمبر چہارم کا جواب کون کہتا ہے کہ رسول کریمؐ کے وقت عرب میں اشاعت ہدایت نہیں ہوئی۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تکمیل اشاعت ہدایت تمام دنیا میں نہیں ہوئی۔ اگر آپ کے نزدیک ہوئی ہے تو کیوں ثبوت نہیں دیتے ہمارا مطالبہ علی الدین کلہ کے ساتھ ہے۔ آپ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا اور للعالمین نذیرًا کی صدا کو فقط عرب تک محدود کرتے ہیں جو مغائر قرآن کریم شریعت محمدی اور اقوال مفسرین ہے۔ آپ کچھ لکھتے ہیں کہ لیظہرہ علی الدین کلہ سے مُراد تمام دنیا میں اشاعت کرنیوالا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں عرض کی گئی ہے۔ مزید توضیح کے لئے حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۴ ملاحظہ فرما دیں ؛

آپ مانتے ہیں کہ سہولتیں اشاعت کے لئے اس زمانہ میں میسر آگئیں جو پہلے زمانہ یعنی عہد سعادت رسول کریمؐ میں پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ تو تکمیل اشاعت ہدایت آپ کے قول کے مطابق نہیں ہوئی۔ آپ لکھتے ہیں کہ درمیان میں بعض رکاوٹیں پیش آگئیں اسکے بھی دو مطلب ہیں۔ اول یہ کہ درمیانی زمانہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود کے درمیان کا زمانہ مراد ہو تو ماننا پڑا کہ رسول کریمؐ کے وقت رکاوٹیں نہیں تھیں بلکہ درمیانی زمانہ میں پیدا ہوئیں۔ جو بالبداہت باطل ہے۔

دوم۔ درمیانی رکاوٹوں سے مراد یہ ہو کہ تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے رکاوٹیں لاحق تھیں تو نتیجہ کیا نکلا۔ یہی کہ تکمیل اشاعت ہدایت نہیں ہوئی۔ کیونکہ درمیانی رکاوٹیں دُور ہونی ناممکن تھیں۔ لہذا اشاعت بھی درمیان میں رہ گئی اور انتہائی نقطہ کو نہیں پہنچی۔ [illegible]

آپ کہتے ہیں کہ اظہار علی الدین کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے کون کہتا ہے کہ اظہار علی الدین کرنیوالا اللہ تعالیٰ نہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ اظہار علی الدین کرنیوالے نے ہی تو تکمیل اشاعت ہدایت کیلئے مسیح موعود کا زمانہ مقرر فرمایا ہے ۔ اسلئے اس زمانہ میں اظہار علی الدین کرنے کے لئے تمام وسائل اور اسباب بھی پیدا کر دیئے ہیں ۔ اور کل دنیا کے مذاہب میدان میں نکل آئے ہیں کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ اظہار علی الدین کرنیوالے نے اس سے پہلے بھی کبھی ایسے سامان وسائل اسباب پیدا فرمائے ہیں ۔ جن سے تکمیل اشاعت ہدایت تمام دنیا میں ہو سکتی ۔ ہرگز نہیں خدا نے اس تجلی کے لئے چودھویں صدی کا ہی زمانہ مقرر فرمایا ہے وجہ یہ کہ اتمام نور کو چودھویں تاریخ سے تعلق ہے ۔ افسوس آپ لیظہرہ علی الدین کلہ کو چھوڑ کر تحریر فرماتے ہیں جو خارج

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں ۔ اسلئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلعم کی زندگی ہی میں کمال تک پہنچ جائے ۔ کیونکہ یہ صورت آپکے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی ۔ یعنی شبہ گذرتا ہے کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا ۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اسلئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بنجاویں اور ایک ہی مذہب پر ہو جاویں ۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی اُمت میں سے ایک نائب مقرر کیا ۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے ۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسکے آخر میں مسیح موعود ہے ۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے ۔ کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے ۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے ۔ اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا ۔ کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کیلئے تین امور کا پایا جانا ضروری ہے ۔ جو کسی پہلے زمانہ میں وہ نہیں پائے گئے ۔

(۱) اول یہ کہ پوری اور کامل طور پر مختلف قوموں کے میل ملاپ کیلئے آسانی اور سہولت کی راہیں کھل جاویں ۔ اور سفر کی ناقابل برداشت مشقتیں دور ہو جاویں ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

(۲) دوسرا امر جو ایسے غلبہ کے سمجھنے کے لئے شرط ہے کہ ایک دین دوسرے دینوں پر اپنی خوبیوں کی رو سے غالب ہے یہ ہے جو دنیا کی تمام قومیں آزادی سے باہم مباحثات کر سکیں اور ایک قوم اپنے مذہب کی خوبیاں دوسری قوم کے سامنے پیش کر سکے ۔ اور نیز تالیفات کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی خوبیاں اور دوسرے مذہب کا نقص بیان کر سکیں ۔ ۔ ۔ سو اس قسم کا غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میسر نہیں آسکا ۔ کیونکہ اول تو اس زمانہ میں تمام قوموں کا اجتماع ناممکن تھا ۔ اور پھر ما سوا اسکے جن قوموں سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطہ پڑا ان کو مذہبی امور میں دلائل سننے یا سنانے سے کچھ غرض نہ تھی ۔ کیونکہ انہوں نے اٹھتے ہی تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا ۔ اور عقلی طور پر اسکے رد کرنے کے لئے قلم نہیں اٹھائی ۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کی کوئی ایسی کتاب نہیں پاؤ گے جس میں اسلام کے مقابل پر عقلی یا نقلی کے رنگ میں کچھ لکھا گیا ہو کیونکہ وہ صرف تلوار سے ہی غالب ہونا چاہتے تھے ۔ اسلئے خدا نے تلوار سے ہی ان کو ہلاک کیا مگر ہمارے اس زمانہ میں اسلام کے دشمنوں نے اپنے طریق کو بدل لیا ہے ۔ اور اب مخالف اسلام اپنے مذہب کیلئے تلوار نہیں اٹھاتا ۔ اور یہی حکمت ہے کہ مسیح موعود کے لئے یضع الحرب کا حکم آیا یعنی جنگ کی ممانعت ہو گئی ۔ اور تلوار کی لڑائیاں موقوف ہو گئیں ۔ اس لئے بجائے لوہے کی تلوار کے لوہے کی قلمیں ہمیں ملی ہیں اور نیز کتابوں کے چھاپنے اور دور دراز ملکوں تک ان تالیفات کے شائع کرنے کے لئے ایسے سہل اور آسان سامان میسر آگئے ہیں کہ گذشتہ زمانوں میں کسی زمانہ میں انکی نظیر نہیں پائی جاتی ۔ ۔ ۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ اشاعت اور اتمام ناممکن تھی کیونکہ اس وقت نہ کتابوں کے چھاپنے کے آلات تھے ۔ اور نہ دوسرے ملکوں میں کتابوں کے بھیجنے کے لئے سہل اور آسان طریق میسر تھے ۔

(۳) تیسرا امر جو اسبات کو تمام دنیا پر واضح کرنے کے لئے شرط ہے کہ فلاں دین بمقابل دنیا کے تمام دینوں کے خاص طور سے تائید یافتہ ہیں اور خدا کا خاص فضل اور خاص نصرت اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ بمقابل دنیا کی تمام قوموں کے ایسے طور سے تائید الٰہی اور آسمانی نشان اسکے شامل حال ہوں کہ دوسرے کسی دین کے شامل حال نہ ہوں اور بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے خدا دوسرے دینوں کو تباہ کرتا جاوے اور اُنکے اندر سے روحانی برکت اٹھالے کہ وہ دین دوسرے دینوں کے سامنے خدا کے چمکدار نشانوں سے اپنی ممتاز حالت کرے ۔ اور دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک کوئی مذہب نشان آسمانی میں اس کا مقابلہ نہ کر سکے ۔ باوجود اسبات کے کہ دنیا کا کوئی حصہ آبادی کا اس دعوت مقابلہ سے بیخبر نہ ہو ۔ یہ امر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ظہور پذیر ہونا ناممکن تھا ۔ کیونکہ اسکے لئے یہ شرط تھی کہ دنیا کی تمام قوموں کو جو مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال میں رہتی ہیں یہ موقع مل سکے کہ ایک دوسرے کے مقابل پر اپنے مذہب کی تائید میں خدا سے چاہیں جو آسمانی نشانوں سے اس مذہب کی سچائی پر گواہی دے مگر جب حالتیں ایک قوم دوسری قوم سے ایسی مخفی اور محجوب تھی کہ گویا ایک دوسری دنیا میں رہتی تھی تو یہ مقابلہ ممکن نہ تھا ۔ اور نیز اس زمانہ میں ابھی اسلام کی تکذیب انتہاء کو نہیں پہنچی تھی ۔ اور ابھی وہ وقت نہ آیا تھا کہ خدا کی غیرت تقاضا کرے کہ اسلام کی تائید آسمانی نشانوں کی بارش ہو ۔ ملاحظہ فرما دیں چشمہ معرفت از صد ۸۲ تا ۸۴

نوٹ ۔ میرے خیال میں آپ کے جملہ اعتراضات متعلقہ آیت متنازعہ فیہ کا جواب حضرت اقدس مسیح موعود کی پاک تحریرات مندرجہ کتب مختلفہ سے دیا جا چکا ہے اور بالآخر عرض ہے کہ آپ مندرجہ ذیل سوال کے جواب سے سرفراز کریں ۔

سوال ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تکمیل اشاعت ہدایت ہو چکی ہے یا نہیں؟ اگر ہو چکی ہے ۔ تو پھر برسہ وجوہات مندرجہ مضمون کے جواب سے مدلل طور پر سرفراز کریں ۔ اور اگر ابتک نہیں ہوئی ۔ تو اسکے لئے کوئی وقت معین ومقرر قرآن کریم نے فرمایا ہے یا نہیں؟ اگر مقرر فرمایا ہے تو اسکی علامات و نشانات سے جو ابتک وقوع میں نہیں آئیں ۔ خبر دیویں ۔ اور اگر کوئی وقت معین ومقرر ہی نہیں ہے ۔ تو لیظہرہ علی الدین کلہ کا مضمون صادق نہیں آسکتا ۔

صداقت الاسلام

دیانندی شبہات کا قلع قمع (۷)

از جناب مولوی ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی

غیر مسلم سے دوستی

دو اعتراض مہاشہ جی نے اس عنوان سے کئے ہیں۔
(۱) کافروں سے دوستی کرنا۔ گویا خدا سے دشمنی کرنا ہے
(۲) کافروں کی دوستی سے خدا کھلم کھلا عذاب کریگا۔
یہ دو آیتیں ان کی تحت میں لکھی ہیں۔ (۱) لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئ۔ (۲) یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطنا مبینا ٭ ان دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو چھوڑنا اور غیروں کو دوست بنانا جائز نہیں۔ کیوں کہ مسلمان کا فرض دینی و قومی ہے۔ کہ افراد قوم سے تعلق رکھے نہ کہ اپنوں سے تعلق و رشتہ محبت توڑ کر غیروں میں گھل مل جائے اس طرح ایمان پر زد آنے کا خطرہ ہے اس لئے ایسا کرنا ناجائز ٹھہرا۔ اور یہ امر تو قوم کی زندگی و خودداری و عزت نفس پر مبنی ہے اس پر اعتراض کرنا عجیب نادانی ہے اور حقیقتاً یہ معاملہ انہیں کافروں سے ہے۔ جو ظالم شریر دشمن جان و ایمان اور ایذا رساں تھے۔ اور جن کا ذکر اس مضمون کے گزشتہ نمبر و میں آچکا ہے۔ پھر ایسے کافروں سے تعلق پیدا کرنا کیا کوئی عقلمندی ہے۔ یا اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہاتھ مل مل کر یہ کہنا جاتا ہے ؎

ملال و رنج و مصیبت غم و الم تکلیف
ملے ہیں فائدے یہ ان سے راہ کرکے مجھے

اپنا بچاؤ کرو

الا ان تتقوا منھم تقۃ ٭ اس کا ترجمہ مہاشہ جی یہ لکھتے ہیں کہ اے مسلمانوں اگر کسی موقع پر تمہاری جان جانے کا خطرہ ہو تو تم کافروں سے دوستی کر لو۔ افسوس ؎

وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی

مہاشہ جی کو اپنی طرف سے حاشیہ چڑھاتے ہوئے ذرا خوف نہیں آتا خدا جانے یہ چال کتنی ٹھوکریں کھلائیگی اس کے ترجمہ میں جان جانے کا خطرہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہ ہرگز ہرگز قرآن پاک کے کسی لفظ کا منشاء نہیں ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ شریروں کو دوست بنا کر اپنے اوپر قابو یافتہ نہ بنانا چاہیئے بلکہ ان سے بچاؤ کرنا چاہیئے کہ احتیاط ہزاروں فسادوں سے بچاتی ہے۔ مطلب تو فقط اتنا تھا مگر معترض کی دیدہ دلیری دیکھئے کہ جو جی میں آیا۔ یونہی اپنے ویسے ترجمہ میں دبھکر لکھ مارا اور جی میں خوش ہوئے۔ کہ خوب اعتراض کیا۔

اسلام میں عصمت کی تعلیم

آیۃ ولا یبدین زینتھن الخ کا ترجمہ لکھ کر یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ کافروں کی عورتیں مسلمانوں کی عورتوں کو نہ دیکھنے پائیں۔ شاید مہاشہ جی کو لفظ نساءھن سے یہ شبہ پیدا ہوا ہو کہ کافر عورتیں مسلمان عورتوں کو نہ دیکھنے پائیں۔ اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آیۃ کا مقصد یہ ہے کہ جو عورتیں مسلمان عورتوں کی طرح نہ ہوں یعنی عصمت و عفت نہ رکھتی ہوں بلکہ بے حیا ہوں آزاد ہوں آوارہ ہوں مسلمان عورتوں کو ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ اور انہیں اپنے گھر میں نہ آنے دینا چاہیئے۔ یہ تعلیم ایسی اعلیٰ عصمت و عفت کا سبق دیتی ہے۔ کہ کوئی باغیرت انسان خواہ کسی مذہب کا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا ہے کیا ایسے واقعات نہیں سنے گئے کہ بہت سی آوارہ عورتوں کی اثر سے اچھی اچھی خاندانی لڑکیاں تباہ ہو چکی ہیں اے مہاشہ جی! ذرا دل کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرو اچھے برے کی تمیز کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش ؎

نہ ہو جس کو اچھے برے کی تمیز
نہ وہ گھر میں پیارا نہ باہر عزیز

کافروں کی گواہی جائز

جب بُری کے برے دن آتے ہیں تو اسے ہر بات الٹی ہی سوجھتی ہے چنانچہ مہاشہ صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ کافروں کی گواہی ناجائز اور اسکے ثبوت میں آیۃ یہ پیش کرتے ہیں۔ یا ایھا الذین امنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم او اخران من غیرکم ٭ اے مسلمانو تم سے جب کوئی مرنے لگے تو اسکی وصیت کے لئے تم میں سے انصاف پسند دو گواہ ہوں اگر تم میں نہ ہوں تو تم سے غیر ہوں۔ اس آیت میں صاف صاف بے تاویل بلاشبہ واضح طور پر موجود ہے کہ آخران من غیرکم یعنی مسلمان گواہ نہ ملیں تو کافروں میں سے دو گواہ بنالو۔ یہاں تو کافروں کی گواہی جائز بتائی جا رہی ہے۔ مگر مہاشہ جی کو دیکھئے کہ اس آیت سے سمجھ بیٹھے کہ کافروں کی گواہی ناجائز حالانکہ جس قدر تصریح و توضیح سے کافروں کی گواہی کو جائز قرار دیا وہ اجلی بدیہیات اور آفتاب روشن کیطرح واضح ہے اب ہم مہاشہ جی کی شکایت کریں یا انکی آنکھوں کی حیف صد حیف۔ آخر میں پھر یہ بھی بتلائے جاتے ہیں کہ معترض صاحب کے مضمون میں ترجمہ غلط مطلب غلط۔ منشاء غلط بلکہ رکوع غلط یہ قابلیت اور قرآن کریم پر اعتراض کرنے کی جرأت کاش! یہ لوگ اندھا دھند اعتراض کرنیکی بجائے عقل و فکر سے کام لیکر قرآن کے معنی سیکھ لیا کریں اور پھر اگر ان کے دل میں شکوک اور شبہات پیدا ہوں تو ان کا ازالہ کرائیں لیکن ایسا تو وہ کریں جنہیں حق کی تلاش ہو جو صرف اسلئے سیدھے اعتراض کرنا اپنی قابلیت سمجھیں وہ کیوں ایسا کرنے لگے۔ بالآخر مہاشہ صاحب اور دیگر آریہ صاحبان کو ہم یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم آپکے وید اقدس کی طرح نہیں ہے کہ جس کے متعلق آپ لوگ بھی نہیں جانتے کہ اس میں کیا کچھ لکھا ہوا ہے کیونکہ قرآن کریم کے معارف و حقائق ہم ہر ایک متلاشی حق کو سمجھانے کیلئے تیار ہیں اس لئے اگر آپ لوگوں کو قرآن کریم پر اعتراض کرنیکا شوق ہے تو پہلے ہمارے پاس آکر پڑھیئے۔ اور پھر جو کہنا ہو کہیئے۔

یورپ کی خبریں

عزت پاشا کا استعفےٰ

لنڈن ٢٠ نومبر۔ امپیریل قسطنطنیہ سے ایسوسی ایٹڈ پریس کو مضمون موصول ہوا ہے کہ عزت پاشا وزیر اعظم نے استعفا دیدیا ہے اور توفیق پاشا نے ایک وزارت مرتب کی جو دول متحدہ کی حامی ہے نبی بے وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔

طلعت پاشا اور انور پاشا فرار ہوگئے

انور پاشا اور طلعت پاشا ایک جرمن تباہ کن جہاز پر سوار ہو کر ٹرکی سے چلے گئے ہیں۔

طلعت پاشا اور انور پاشا برلن میں

لنڈن ٢١ نومبر ایمسٹرڈم۔ طلعت پاشا اور انور پاشا جرمن افسروں کے بھیس میں برلن پہنچ گئے ہیں جرمن حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت تک نظر بند رکھے جائیں۔ جب تک معاہدہ صلح پر دستخط نہ ہو جائیں۔

برطانی نقصانات

لنڈن ٢٠ نومبر جنگ میں برطانیہ کے ٣٧٨٧٦ افسر اور ٥٣٨١٣٨ سپاہی کام آئے۔

برطانی فوج کو ہدایت

لنڈن ١٧ نومبر۔ جنرل رالنسن نے اپنے ١١ نومبر کے حکم میں لکھا تھا کہ چوتھی فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دریا رائن کے علاقہ پر قبضہ کرے میں حصہ لے۔ میں ان تمام لوگوں سے جو سلطنت کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ جب وہ جرمن علاقہ میں پہنچیں تو دنیا کو دکھا دیں کہ وہ جرمن سپاہیوں کی طرح عورتوں اور بچوں کے خلاف جنگ نہیں کرتے مجھے امید ہے کہ تم لوگ فوج کی نیک نامی کو قائم رکھینگے۔

مسٹر ولسن اور مجلس مصالحت

لنڈن ٢٠ نومبر واشنگٹن۔ مسٹر ولسن سمندر کی آزادی کے مسئلہ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور جب صلح کی کانفرنس میں اس پر بحث ہوگی تو اس معاملہ پر خصوصیت سے توجہ کرینگے

فرانسیسی بوڈاپسٹ میں

لنڈن ٢١ نومبر پیرس۔ فرانسیسی دستے بوڈاپسٹ اور قسطنطنیہ پر ٢١ نومبر کو قبضہ کرینگے۔

بلجیم کی حکومت

لنڈن ٢١ نومبر شاہ البرٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک نئی حکومت بنائی جائے جس میں بڑے بڑے طبقوں کے نمائندے شامل ہوں۔

جرمنوں کا نقصان جان

لنڈن ٢١ نومبر کوپن ہیگن۔ برلن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جنگ میں جرمنی کے ١٥ لاکھ اسی ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔ ٢٠ لاکھ اسی ہزار اس کے بعد مرے۔ ٣ لاکھ ٦ ہزار مفقود الخبر ہیں اور چار لاکھ نوے ہزار قیدی ہیں زخمیوں کا کچھ شمار ہی نہیں۔ کل تعداد ٦٤ لاکھ کے قریب ہے۔

قیدیوں کے ساتھ بد سلوکی کے متعلق اعلان

لنڈن ١٧ نومبر۔ آج دار العوام میں مسٹر بونرلا نے اعلان کیا کہ ذیل کا پیغام سر ڈگلس ہیگ کی وساطت سے جرمن حکومت کو دیا گیا ہے۔

"شاہنشاہ معظم کی حکومت کو اس دل ہلا دینے والی بد انتظامی کی خبریں موصول ہوئی ہیں جو برٹش قیدیوں کے رہا کرنے اور واپس بھیجنے میں برتی گئی ہے انہوں نے بغیر خوراک اور کپڑوں کے اتحادی لائن تک پاپیادہ سفر کیا ہے اور ان کو دوران سفر میں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے شہنشاہ معظم کی حکومت ان ناروا سلوکوں اور کارستانیوں کو کبھی برداشت نہیں کر سکتی (جیرز) اور اس امر پر مصر ہے کہ وہ جرمن حکام جن پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے انکی روک تھام کریں ورنہ ہم اسکے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہونگے۔

پریزیڈنٹ ولسن کا عزم پیرس

لنڈن ١٩ نومبر واشنگٹن سے آئیوالا تار مظہر ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن ٢ دسمبر کو کانگریس کا افتتاح کرنے کے بعد فوراً پیرس روانہ ہونگے۔

ہندوستان کی خبریں

نواب صاحب مالیر کوٹلہ کا عطیہ

ہز ہائینس نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے ہندوستانی فوج کیلئے اپنی ریاست سے دو کمپنیاں سفر مینا کی عنایت کی ہیں یہ وفادارانہ عطیہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا گیا ہے۔

کٹار پور کے بلوہ میں سپیشل ٹریبونل

کٹار پور کا بلوہ جس میں ٢٣ آدمی زندہ جلا دئے گئے تھے۔ اس کا مقدمہ ٩ دسمبر سے شروع ہوگا مسٹر جسٹس ٹڈبال مسٹر راس کمشنر انبالہ اور مسٹر پی جی ولال کا سپیشل ٹریبونل اس مقدمہ کی سماعت کیلئے بیٹھیگا۔

پنجاب میں انفلوئنزا کی اموات

انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز پنجاب نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ اگست سے اس وقت تک پنجاب کے صوبہ میں انفلوئنزا سے ٢½ لاکھ آدمی ضائع ہوئے اور اب یہ وبا تقریباً بالکل دور ہو گئی ہے۔

کلکتہ کے بلوہ میں غیر سرکاری کمیشن

اس رزولیوشن کی بنا پر جو کچھ عرصہ ہوا کہ کلکتہ کے مسلمان و ہندو لیڈروں کی کانفرنس میں پاس ہوا تھا ایک غیر سرکاری کمیشن نے ٢٠ تاریخ کی شام سے اپنی نشست شروع کر دی ہے اور کلکتہ کے بلوہ میں تحقیقات کر رہی ہے یہ کمیشن ایک ہفتہ تک نشست کریگی اور تقریباً ٢٠٠ اشخاص کا اظہار لینے کے بعد گورنمنٹ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

کانفرنس صلح کے نمائندگان کی روانگی

سر ایڈورڈ میکلاگن۔ سر ایس پی سنہا اور سر ہیملٹن گرانٹ دہلی سے انگلستان جانیکو روانہ ہو گئے۔

برہما کے نظر بندوں کی رہائی

گورنمنٹ برہما نے ٣ مسلمان نظر بندوں کو رہا کر دیا جنہیں سابق ترکی قنصل متعینہ رنگون بھی